بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے فخرِ رسل قربِ تو معلومم شد۔ دیر آمدۂ زرہ دور آمدۂ

رجسٹرڈ ایل ۔ نمبر ۵۲۵۴

مصلح موعود نمبر

الفضل ربوہ

روزنامہ ۔ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

فی پرچہ ۔ ۲۵ نئے پیسے

The Daily ALFAZL Rabwah

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۸ فروری ۱۹۶۱ء ۔ ۱۸ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش ۔ نمبر ۴۱

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ فروری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا

لاہور کے عظیم الشان جلسۂ مصلح موعود میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اعلان

۵ اور ۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب اس آسمانی انکشاف اور تائیدِ توثیق کے بعد کہ آپ ہی پسر موعود کی پیشگوئی کے مصداق اور مصلح موعود ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں منعقدہ عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے ایسے غیب سے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہماری جماعت آپ ہی آپ مختلف ممالک میں پھیلتی جا رہی ہے اور وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا نام دنیا کے کناروں تک پہونچے گا۔ آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ یہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی کس شان کے ساتھ پوری ہوئی اور چونکہ اکثر علامات جو اس بیٹے کی بتائی گئی تھیں وہ سالہا سال سے پوری ہو رہی تھیں اس لئے جماعت ہمیشہ مجھے یہ کہا کرتی تھی کہ مصلح موعود آپ ہی ہیں۔ مگر مَیں نے اس امر کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور مَیں نے کہا جب تک خدا مجھے آپ یہ اطلاع نہ دے کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں اُس وقت تک میرا اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر دعویٰ کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ یہی حالت ایک لمبے عرصہ تک رہی یہاں تک کہ اس سال (۱۹۴۴ء) کے شروع میں ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتا دیا کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا اور میرے ذریعہ ہی دور دراز ملکوں میں خدائے واحد کی آواز پہونچے گی 'میرے ذریعہ ہی شرک کو مٹایا جائیگا' اور میرے ذریعہ ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہونچے گا خصوصاً مغربی ممالک جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ توحید کو بلند کریگا اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائیگا۔ تب جبکہ خدا نے مجھے یہ خبر دے دی۔ مَیں نے اسکا دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا چنانچہ آج مَیں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہونچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۶ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸۔ فروری ۶۱ء

گلچین بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ایک نشان مانگا تھا۔ آپ نے یہ نشان کیوں مانگا تھا اور کب مانگا تھا اس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں ذیل کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ یہ الفاظ الہامی الفاظ ہیں اور خود ان الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس لئے ان الفاظ میں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ کوئی قیاسی باتیں نہیں ہیں جو بعد میں بنا لی گئی ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے یہ الہامی الفاظ اشتہار میں شائع ہو گئے اور ہمیشہ تک کے لئے پتھر کی لکیریں کر رہ گئے ہیں۔ وہ الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

ان الفاظ سے جو باتیں واضح ہوتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ یہ ایک رحمت کا نشان ہے۔

۲۔ یہ نشان اسکے موافق ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔

۳۔ آپ نے اس نشان کے حصول کے لئے تضرعات کیں اور دعائیں مانگیں جو قبول ہوئیں۔

۴۔ ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر جس میں یہ خوشخبری آپ کو دی گئی اللہ تعالیٰ نے اس نشان کی وجہ سے اس کو مبارک کیا۔

۵۔ (الف) یہ نشان اللہ تعالیٰ کی قدرت۔ رحمت اور قربت کا نشان ہے۔
(ب) فضل اور احسان کا نشان ہے۔
(ج) یہ فتح و ظفر کی کلید ہے۔
(د) اس نشان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مظفر یعنی کامیاب فرمایا ہے۔

ان باتوں پر غور فرمائیے یہ نشان کتنا عظیم نشان ہے۔ خود اللہ تعالیٰ کے بیان سے واضح ہوتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کس شان کا نشان مانگا تھا آپ نے اللہ تعالیٰ سے ایسا نشان مانگا تھا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جس سے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان نازل ہو۔ جو نشان آپ کی فتح و ظفر ظاہر کرے۔ اور آپ کو دشمنان اسلام کے مقابلہ میں کامیاب و کامران کرے۔

یہ نشان آپ نے کس سے طلب کیا تھا وہ باتیں بھی اللہ تعالیٰ کے اسی کلام میں موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ نشان اسلئے دیا جاتا ہے تاکہ

۱۔ وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔

۲۔ (روحانی) مردے زندہ ہوں۔

۳۔ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔

۴۔ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔

۵۔ لوگ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۶۔ لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

۷۔ منکران حق جو خدا تعالیٰ۔ دین خدا۔ کتاب اللہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ غلط راستہ پر گامزن ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے الفاظ سے جو کچھ واضح ہوتا ہے وہ مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور لدھیانہ کا سفر کیا تھا اور اس سفر میں جیسا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے ہوشیارپور میں ایک عرصہ اللہ تعالےٰ سے ایک عظیم الشان نشان کے لئے تضرعات اور دعائیں مانگیں تھیں۔ یہ نشان آپ نے اسلام کی عظمت کو دشمنان اسلام کے مقابلہ میں ثابت کرنے کے لئے طلب فرمایا تھا۔ تاکہ زندگی کے خواہاں تو زندگی پائیں اور مخالفین اپنی غلطیوں پر اطلاع پائیں۔

سو اللہ تعالیٰ نے عین آپ کی تضرعات اور دعاؤں اور اغراض کے مطابق ایک نشان دیا۔ یہ نشان اللہ تعالیٰ نے خود عطا فرمایا۔ آپ نے تو صرف ایک ایسا نشان مانگا تھا جس سے اسلام کی عظمت ظاہر ہو تاکہ نیک لوگ ہدایت پاویں اور دشمنان اسلام کی مجرمانہ راہ واضح ہو جائے ایسا نشان کوئی بھی ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے پاس نشانوں کی کمی نہیں ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ ہر موقع کے مطابق اپنے نشان ظاہر کرتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں دشمنان اسلام کو اپنی تلوار اور اپنی فصیح البیانی پر بڑا ناز تھا۔ دشمنان اسلام نے آپ کے خلاف تلوار اٹھائی اللہ تعالےٰ نے تلوار ہی سے ان کو مٹا دیا۔ اور دنیا پر ایک نشان قائم کر دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تلوار سب پر غالب ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے آپ کو قرآن کریم کا معجزہ عطا فرمایا اور چیلنج دیا کہ اسکے مقابلہ میں ایک سورہ بنا کر پیش کرو۔ بڑے بڑے فصیح البیان شعراء اور لسان اللسان نے اپنے سر خم کر دیے۔

جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے اسلام اور اپنی صداقت کے لئے ایک نشان طلب کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے آپ کی تضرعات و دعا کو قبول کرتے ہوئے آپ کو ایسا نشان عطا کیا جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے وہ نشان کیا ہے؟

اللہ تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی کہ آپ کو ایک لڑکا دیا جاتا ہے جس میں یہ خوبیاں ہوں گی۔ یہ نشان اللہ تعالےٰ کی قدرت، رحمت اور قربت کا نشان ہے اسکے فضل اور احسان کا نشان ہے فتح و ظفر کا نشان ہے۔ جس کو دیکھ کر زندگی کے طالب موت سے نجات حاصل کریں گے اور دشمنان اسلام کو اپنی گمراہی کا علم ہو جائے گا۔ یہ عظیم الشان نشان جس سے اسلام کو تقویت حاصل ہو گی اور جس سے اسلام کی صداقت عیاں ہو جائے گی ایک

ایک وجیہہ اور پاک ایک زکی غلام
(لڑکا) جو تیرے ہی تخم سے تیری ہی
ذریت و نسل ہوگا۔

وہ لڑکا کیسا ہوگا سو اللہ تعالیٰ نے اسکی خوبیاں اپنے الفاظ میں بیان فرما دی ہیں۔ اس تمام کلام پر غور کرنے سے ایک معمولی انسان بھی تعین کر سکتا ہے کہ وہ "لڑکا" کون ہے ایسے لڑکے کا جو اس نشان کے مطابق ہو جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مانگا ظہور کب ہونا چاہیئے کیا آپ نے یہ نشان اپنے زمانے یا قریب کے زمانے کیلئے نہیں مانگا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان لڑکے کی خوبیاں جو اس بڑا نشان بننے والا تھا خود ہی بیان فرما دی ہیں جو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک ایک خوبی کو لیکر دیکھیں اور پھر اسکو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چسپاں کریں اور دیکھیں کہ کیا یہ تمام باتیں آپ میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ یہاں ہم اس کی تفصیل میں نہیں جا سکتے

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

ترا چراغ دلوں میں جلا کے بیٹھے ہیں

تری نگہ کے سہارے جو آ کے بیٹھے ہیں
ہر ایک نقش کو دل سے مٹا کے بیٹھے ہیں

کھٹک رہے ہیں زمانہ کی گو نگاہ میں ہم
نگاہِ یار میں لیکن سما کے بیٹھے ہیں

خبر ہے کچھ تجھے ان سادھوؤں کی رودِ چناب؟
ترے کنارے جو دھونی رما کے بیٹھے ہیں

بُجھے بُجھے سے بظاہر جو آ رہے ہیں نظر
ترا چراغ دلوں میں جلا کے بیٹھے ہیں

نظر نظر میں ہزاروں بیان ہیں تنویر
مگر زبان پہ تالے لگا کے بیٹھے ہیں

(تنویر)

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان بشارت

پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ

"بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہٖ عزّ و جل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں، اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے، اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفّر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو، اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خُدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خُدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھُلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہوگا۔ . . . . اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داری

— فرمودہ سیدنا حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ —

"میں اس موقعہ پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں۔ **آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔** بے شک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو یقیناً خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ بے شک تم خوشیاں مناؤ اور بے شک خوشی سے اچھلو اور کودو، لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی سے بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں سرعت اور انتہائی تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اس کے ساتھ آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں۔ **مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے۔** اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ **اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تاکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔"** (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

(۲) "جہاں ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک زبردست الہام کو اس نے پورا کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے احمدیوں کے لئے ترقی مدارج کا ایک راستہ کھولا وہاں ایک سخت ذمہ داری بھی ہم پر رکھی گئی ہے، ایسی ذمہ داری جس کا اٹھانا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ **اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا التجا اور اسی سے مدد طلب کرنے کے سوا اب کوئی چارہ نہیں رہا۔** خدا تعالیٰ کا کام خدا تعالیٰ ہی کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا جب وہ اپنا کام بندے کے سپرد کرتا ہے۔ تو یہ امر دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا یا تو بندہ اپنی سستی اور غفلت سے اور اپنے نفس پر اعتماد کر کے اس کام کو خراب کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سہیڑ لیتا ہے، اور یا اپنی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں گر جاتا ہے اور ایسی عاجزی اور ایسے استقلال سے اس کے دامن کو پکڑتا ہے کہ آخر اس کا رحم جوش میں آ جاتا ہے اور وہ اس بندہ کو اپنی گود میں اٹھا لیتا ہے اور اس کا بازو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر وہ کام اس سے کروا دیتا ہے ...... خدا کرے ہم سب اس گروہ میں ہوں اور اس کمر کو توڑ دینے والے بوجھ کو بغیر ٹھوکر کھائے منزلِ مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اللّٰھم آمین

(الفضل ۲۰ فروری ۱۹۵۲ء)

الوصیۃ اور مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک اہم وضاحت

ضروری نہیں کہ اِس پیشگوئی کو کسی مامور پر ہی چسپاں کیا جائے

فرمودہ ۵ ؍ جولائی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

۵ ؍ جولائی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب جب حضور مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوئے تو ایک دوست نے "الوصیت" کی پیشگوئی کے بارہ میں حضور سے ایک استفسار کیا۔ اس سوال کا حضور نے جو جواب مرحمت فرمایا وہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ بقیہ ملفوظات کسی دوسری قسط میں انشاء اللہ ھدیہ احباب کئے جائیں گے۔ یہ ملفوظات صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔ ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیۃ میں جو فرمایا ہے کہ

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا کہ اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔" (الوصیۃ)

اس کے متعلق آپ نے بعض موقعوں پر کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عبارت کسی آئندہ آنے والے مامور کے متعلق ہے۔ اور جماعت کے لوگ عام طور پر اسے آپ پر چسپاں کرتے ہیں۔ اس کے متعلق وضاحت فرمائی جائے۔ حضور نے فرمایا

بات یہ ہے

کہ جب کوئی مامور دنیا میں آتا ہے تو وہ اپنے بعد میں آنے والے کسی مامور کی ضرور خبر دیتا ہے۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا چلا آیا ہے۔ اور چلتا چلا جائے گا۔ اس وقت تک کہ حقیقی قیامت آجائے۔ دراصل ہر نبی کی صداقت کے تین ہی ثبوت ہوا کرتے ہیں اور قرآن کریم میں متواتر ان

تینوں قسم کے دلائل و براہین

کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ پہلا ثبوت تو یہ ہے کہ نبوت کا دعوےٰ کرنے والے کے متعلق اس سے پہلے کسی نبی نے خبر دی ہوتی ہے۔ اور جب وہ دنیا میں ظاہر ہوتا ہے تو پیشتر اس کے کہ اس کا اپنا کلام اور اس کے الہامات دنیا کے سامنے آئیں (کیونکہ ہر پیشگوئی پورا ہونے کے لئے کچھ وقت لیتی ہے) گزشتہ نبی کی پیشگوئی اس کی

صداقت کا ثبوت

ہوتی ہے۔ جس پر غور کر کے سعید الفطرت لوگ ہدایت پا سکتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ انبیاء کی زندگی خود اپنی ذات میں ان کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں آفتاب آمد دلیلِ آفتاب یعنی جس وقت سورج چڑھا ہوا ہو۔ اس وقت اس کے لئے دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ خود اپنی ذات میں دلیل ہوتا ہے۔ اور ہر شخص اسے دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ سورج چڑھا ہوا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے انبیاء کی زندگی ہی اپنے اندر ایسے دلائل اور صداقتیں رکھتی ہے کہ دنیا آپ ہی آپ ان کی معترف ہو جاتی ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعوےٰ کیا تو اس وقت قرآن کریم نے آپؐ کے متعلق

دنیا کو یہی دلیل دی

اور اسی دلیل سے اکثر لوگوں نے آپؐ کی صداقت کو تسلیم کر لیا۔ کہ

نقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون

یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں سے کہہ دے کہ کیا میں نے اپنی نبوت سے پہلے کی زندگی تمہارے اندر رہ کر نہیں گزاری؟ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب یہ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تم میں پیدا ہوا تم میں رہا۔ تم میں اس نے اپنی زندگی کے چالیس سال گزارے۔ تم نے اس کی طہارت کو دیکھا۔ تم نے اس کے تقوےٰ کو دیکھا۔ تم نے اس کی صداقت کو دیکھا۔ تم نے اس کے زہد کو دیکھا۔ تم نے اس کی عبادت کو دیکھا۔ اور تم نے اس کی ہر حرکت اور سکون کو دیکھا تو اب تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ یہ جھوٹا ہے آخر جھوٹ کے کچھ آثار پہلے بھی تو پائے جانے چاہیئے تھے۔

چالیس سال کے لمبے عرصہ میں

اس کے جھوٹ کا کوئی ایک ہی ثبوت تمہارے پاس موجود ہونا چاہیئے تھا اگر کوئی شخص

کہہ دے کہ فلاں سیب کے درخت کے ساتھ انگور لگے ہیں۔ تو ہر سننے والا اسے پاگل سمجھے گا اگر کوئی شخص کہہ دے کہ فلاں انگور کی بیل کے ساتھ خربوزے لگے ہیں۔ تو دنیا اسے بے وقوف قرار دے گی۔ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ فلاں بیری کے درخت کے ساتھ سیب لگے ہیں تو دنیا اسے لایعقل قرار دیگی اور اگر کوئی شخص کہہ دے کہ گندم کی فصل کے ساتھ جَو لگے ہیں۔ تو دنیا کا کوئی عقل مند اس کی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ تربوزے کی بیلوں کے ساتھ سردے کا پھل لگنے کو تو کوئی شخص تسلیم نہیں کرتا۔ حالانکہ ان دونوں کی شکل قریباً ایک ہوتی ہے۔ گندم کی فصل کے ساتھ جَو کا لگنا تو کوئی شخص تسلیم نہیں کرسکتا جن کی شکل قریباً ملتی جلتی ہے۔

انگور کی بیل کے ساتھ بیر

لگنے کو دنیا کا کوئی انسان تسلیم نہیں کرسکتا۔ مگر دنیا کے لوگ یہ منوانا چاہتے ہیں کہ ایک راستباز۔ متقی۔ پرہیزگار۔ عبادت گزار اور ہر وقت نیکی کی تلقین کرنے والے کے ساتھ جھوٹ کا پھل لگ سکتا ہے۔ یعنی ایک درخت جو ایسی چیز ہے کہ انسان کے مقابلہ میں اسے کچھ بھی وقعت حاصل نہیں۔ بلکہ وہ انسان کے فائدہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہے۔ اس کے متعلق

خدا تعالےٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے

کہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا پھل نہ لگے۔ خربوزے کے ساتھ خربوزہ ہی لگے۔ سیب کے ساتھ سیب ہی لگے۔ آم کے ساتھ آم ہی لگے اور اسی طرح دوسرے درختوں کے ساتھ وہی پھل لگے جو ان کا معروف پھل ہے۔ مگر ایک راستباز اور پرہیزگار اور تقوےٰ شعار اور مقدس انسان جسے اعلےٰ درجہ کے ثمرات اور روحانیت کے پھل لگتے رہے۔ وہ ایک رات سویا تو جب وہ صبح کو اٹھا تو اس کا سارا تقدس۔ پرہیزگاری۔ تقوےٰ شعاری اور راستبازی جاتی رہی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کی عبادات اس کا بنی نوع انسان سے ہمدردی کا سلوک اس کی بے مثل قربانیوں اور اس کی

تقوےٰ شعاری کا یہ پھل دیا

کہ ایک رات کے اندر ہی اسے دنیا کا بدترین انسان یعنی جھوٹا فریبی اور مکار بنا دیا۔ یہ ایسی بات ہے جسے فطرت صحیحہ رکھنے والا کوئی انسان تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوسکتا۔ اور ایسی بات وہی کہے گا جس کا دماغ ماؤف ہوچکا ہو۔ اور عقل سے عاری ہو۔ ورنہ جس طرح اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک سیب کے درخت کے ساتھ سیب ہی لگ سکتے۔ اسی طرح وہ شخص جس کے

زہد۔ تقوےٰ۔ صداقت پسندی

اور راستبازی کو دوست اور دشمن نے تسلیم کیا ہو۔ اس کے متعلق بھی یہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ وہ چالیس سال تک متواتر ان باتوں پر عامل رہا۔ مگر ایک ہی رات کے اندر وہ جھوٹا بن گیا۔

پس

فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون

ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ چیز ہر نبی میں موجود ہوتی ہے۔ اور

یہ ایک ایسی دلیل ہے

جو نبی کی دعوےٰ نبوت سے پہلی زندگی کا مطالعہ کرنے والوں پر حجت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوےٰ کیا۔ تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آپ کے بدترین مخالف تھے اور جنہوں نے آپ کے خلاف کفر کے فتوے تیار کرائے تھے۔ انہوں نے بھی آپ کے متعلق آپؑ کے دعوےٰ نبوت سے پہلے آپ کی کتاب براھین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

"اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۶ ص۷)

گویا اس نے تسلیم کیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات سے تیرہ سو سال بعد تک کے لمبے عرصہ میں

اسلام کی اتنی خدمت

کسی نے بھی نہیں کی۔ جتنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے اس نے اپنے استاد مولوی نذیر حسین دہلوی پر بھی جسے اہلحدیث ہندوستان کا سب سے بڑا عالم مانتے تھے آپ کو فوقیت دی۔ اور گذشتہ تیرہ سو سال کے علماء پر بھی آپکو فوقیت دی۔ اور

اس بات کا اقرار کیا

کہ مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے حال، قال اور تقوےٰ سے اسلام کی جو خدمت کی ہے وہ اور کسی نے نہیں کی۔ مگر جب آپؑ نے دعوےٰ کیا تو وہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کی مخالفت کے لئے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا کہ یہ شخص نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے۔ گویا آپؑ رات کو سوتے وقت تو راستباز۔ تقوےٰ شعار۔ زہد۔ عبادت گزار اور تیرہ سو سال کے لمبے عرصہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں سے زیادہ اسلام کی خدمت کرنے والے تھے۔ مگر جب آپؑ سو کر صبح اٹھے تو

آپ نے کسی انسان پر نہیں بلکہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ پر جھوٹ بولدیا گویا رات کے وقت تو ایک آم کا درخت دیکھا گیا جس کے ساتھ اعلیٰ قسم کے میٹھے آم تھے مگر صبح کو اُٹھ کر دیکھا تو اس کے ساتھ حنظل لگے ہوئے تھے جو نہایت کڑوی چیز ہے۔ ایسی بات تو ایک معمولی انسان کے سامنے بھی بیان کی جائے کہ فلاں آم کے درخت کو حنظل لگے ہیں تو وہ کہے گا کیا تم مجھے پاگل سمجھتے ہو مگر مخالفین اور منکرین کی یہ حالت ہے کہ ادھر تو اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس کی زندگی جیسی اعلیٰ اور کسی کی زندگی نہیں مگر جب وہ دعوی کرتا ہے تو کہہ دیتے ہیں یہ جھوٹا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا اور انبیاء کی زندگی کو تو جانے دو جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے انہیں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے درجہ کے مطابق یہ مقام عطا کیا تھا چنانچہ

حضرت عبداللہ بن سلام

جو یہودیوں سے مسلمان ہوئے تھے جب اسلام لائے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ پہلے میری قوم کے لوگوں سے میری سچائی اور دیانت وغیرہ کے متعلق دریافت کر لیں ورنہ میرے مسلمان ہونے پر کل کو یہ لوگ کہیں گے کہ روپیہ کے لالچ سے یا کسی نفسانی خواہش کی وجہ سے مسلمان ہوا ہے اس لئے آپ مہربانی فرما کر انہیں میرے متعلق یہ نہ بتائیں کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے بلکہ ان سے پوچھیں کہ وہ کیسا آدمی ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک پردہ کے پیچھے چھپا دیا اور یہودیوں کو بلوایا یہودی جب آپؐ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگ فلاں شخص کو جانتے ہو وہ کہنے لگے ہاں۔ وہ تو ہماری قوم میں سے

ایک بزرگ اور معزز ہستی ہے

اور بہت بڑے شریف اور اعلےٰ خاندان سے ہے اور ہماری قوم میں سے چوٹی کا آدمی ہے اور ہم اُسے سردار مانتے ہیں وہ لوگ اتنا کہہ چکے تو حضرت عبداللہ بن سلام پردہ کے پیچھے سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے نکل آئے۔ یہ دیکھکر ان یہودیوں نے جو ابھی ابھی ان کی بڑائیاں بیان کر رہے تھے کہہ دیا کہ یہ تو شیطان ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ دیکھا آپؐ نے یہ لوگ ابھی ابھی کیا کہہ رہے تھے اور اب کیا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہاری براۃ تو ہو گئی۔ پھر مذہب کو بھی جانے دو اور انبیاء کے ذکر کو بھی چھوڑو ایک عالی شخص جسے ساری دنیا سچا قرار دیتی ہو اس کے متعلق اگر کوئی شخص کہہ دے کہ اس نے فلاں جھوٹ بولا ہے تو سننے والا کہے گا تم ہی جھوٹے ہو گے اس نے تو پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا پس انبیاء کی

صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت

یہ ہوتا ہے کہ ان کی دعوئ نبوت سے پہلی زندگی بالکل پاک اور بے عیب ہوتی ہے مگر یہ ثبوت ایسا نہیں جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے۔ مثلاً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے تھے اس لئے مکہ کے لوگوں پر تو آپؐ کے دعوئ نبوت سے پہلے کی بے عیب زندگی حجت ہو سکتی تھی مگر یہ چیز مدینہ والوں کیلئے دلیل نہ ہو سکتی کیونکہ انہوں نے آپکی اس زندگی کا مطالعہ نہ کیا تھا۔ یورپ کے لوگوں پر آپ کی وہ زندگی حجت نہ ہو سکتی تھی۔ کیونکہ انہیں دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ شام کے لوگوں کے لئے آپ کی زندگی قبل از دعوےٰ نبوت دلیل نہ ہو سکتی تھی کیونکہ انہوں نے آپ کی وہ زندگی نہ دیکھی تھی۔ اسی طرح چین جاپان روس ہندوستان اور امریکہ وغیرہ ممالک کے لوگوں کے لئے آپ کی وہ زندگی حجت نہ ہو سکتی تھی۔ کیونکہ ان لوگوں نے آپ کی وہ زندگی نہیں دیکھی تھی۔ یہ لوگ جب پوچھیں گے کہ آپ کی صداقت کی کیا دلیل ہے تو ان کو بتانے کے لئے بھی آپؐ کی صداقت کا کوئی ثبوت چاہیئے۔ وہ ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے متعلق پہلے انبیاء سے پیشگوئیاں کرا دیتا ہے جو ان کی کتابوں میں موجود ہوتی ہیں اُن کے ذریعہ اس نبی کی صداقت آسانی سے معلوم کی جا سکتی ہے (یہاں میں ایک شک کا آزالہ کر دیتا ہوں

عیسائیوں کا یہ خیال ہے

کہ کوئی نبی سچا نہیں ہو سکتا جب تک اس سے پہلے نبی کی پیشگوئی اس کے لئے موجود نہ ہو۔ اور وہ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر حملہ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان ساری پیشگوئیوں کو جو ان کی کتابوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پائی جاتی ہیں گرجے پر لگا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئیاں تو گرجے کے متعلق ہیں آپ کے متعلق نہیں اس بارہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بھی ایک دلیل تو ہے۔ مگر لوگوں کی سہولت کے لئے ہے قطعی نہیں ایک دلیل ایسی ہوتی ہے کہ اس کے بغیر کوئی بات تسلیم ہی نہیں کی جا سکتی مگر یہ دلیل ایسی نہیں۔ میں تو عیسائیوں سے کہا کرتا ہوں کہ اگر یہ بات صحیح ہے کہ ہر نبی کے لئے اس سے کسی پہلے نبی کی پیشگوئی کا ہونا ضروری ہے تو تم یہ بتاؤ کہ حضرت عیسےٰؑ کی صداقت کی کیا دلیل ہے وہ کہتے ہیں حضرت عیسےٰؑ کے متعلق حضرت موسےٰؑ کی پیشگوئی موجود ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں حضرت موسےٰؑ کی صداقت کی کیا دلیل ہے وہ کہتے ہیں حضرت موسےٰؑ کے متعلق

حضرت ابراہیمؑ کی پیشگوئی

موجود ہے میں پوچھتا ہوں حضرت ابراہیمؑ کی صداقت کی کیا دلیل ہے وہ کہتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کے متعلق حضرت نوحؑ کی پیشگوئی موجود ہے۔ میں پوچھتا ہوں حضرت نوحؑ کی صداقت کی کیا دلیل ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت نوحؑ کے متعلق حضرت آدمؑ کی پیشگوئی تھی پھر میں ان سے پوچھتا ہوں اچھا یہ بتاؤ حضرت آدمؑ کی صداقت کی کیا دلیل ہے؟ اب چونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت آدمؑ سے ہی موجودہ نسل انسانی شروع ہوئی تھی اور آپ سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا اس لئے وہ اس سوال کا کوئی جواب نہیں دے سکتے کہ حضرت آدمؑ کی صداقت کی کیا دلیل ہے یہاں پہنچکر ان کو ماننا پڑتا ہے کہ ایسا نبی بھی ہو سکتا ہے جس کے متعلق پہلے کسی نبی نے خبر نہ دی ہو) پس یہ دلیل کوئی ایسی دلیل نہیں جو قطعی اور لازمی ہو بلکہ صرف سہولت کیلئے اللہ تعالیٰ ایسا کر دیتا ہے تاکہ

آنیوالے نبیؑ کے لئے آسانی ہو اور جب وہ خدا تعالےٰ سے الہام پاکر دعویٰ کرے تو لوگوں کے لئے اسے ماننا آسان ہو جائے۔ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا تو جہاں قادیان اور اس کے گرد و پیش کے لوگوں کے لئے آپؑ کی دعوۂ نبوت سے پہلے کی زندگی حجت ہوئی۔ وہاں آپ کی یہ پاکیزہ زندگی پنجاب ہندوستان اور دوسرے تمام ممالک کے لوگوں کے لئے حجت نہ ہو سکتی تھی۔ ان لوگوں کے لئے ایک دلیل آپؑ کی صداقت کی اللہ تعالےٰ نے یہ قائم کر دی کہ آپ کی نسبت

پہلے نبیوں کی پیشگوئیاں

موجود تھیں۔ پس انبیاء کی صداقت کے ثبوت کیلئے پہلی چیز تو یہ ہوتی ہے کہ ان کے لئے ان سے پہلے نبیوں کی پیشگوئیاں موجود ہوتی ہیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اور ان کے ذریعہ بعض پیشگوئیاں کراتا ہے جو اپنے وقت پر پوری ہو کر دنیا کیلئے حجت بنتی ہیں۔ تیسری چیز یہ ہوتی ہے کہ ہر نبی کے بعد آنیوالا دوسرا نبی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ اور دوسرے تمام انبیاء کی تصدیق کی۔ جس رنگ میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس رنگ میں تو کوئی موحد ان کو نبی نہیں مان سکتا تھا۔ کیونکہ عیسائی کہتے ہیں حضرت عیسےٰؑ خدا تعالےٰ کے بیٹے ہیں۔ اب ایک انسان کو خدا تعالےٰ کا بیٹا قرار دینے کو مسلمان بلکہ کوئی بھی توحید کا اقرار کرنیوالا انسان برداشت نہیں کر سکتا حضرت عیسیٰؑ کو خدا تعالےٰ کے پیارے کے معنوں میں بیٹا مان لینا اور بات ہے مگر فی الواقعہ بیٹا مان لینا ایک توحید پرست کے لئے بالکل ناممکن امر ہے۔ اور پھر مسلمانوں کے لئے جنہیں گھٹی میں توحید ملی ہے یہ کتنی مشکل بات تھی کہ عیسائیوں کے پیشکردہ عیسےٰ کو خدا تعالےٰ کا نبی مان لیتے۔ مگر جب قرآن کریم نے کہہ دیا کہ حضرت عیسےٰؑ خدا تعالےٰ کے سچے اور راستباز نبیؑ تھے۔ تو مسلمانوں نے بغیر کسی مزید دلیل کے ان کو نبی مان لیا۔ باقی رہا عیسائیوں کا حضرت عیسےٰؑ کو خدا تعالےٰ کا بیٹا قرار دینا تو ان کا یہ دعوےٰ سراسر غلط ہے اور ان کے پیشکردہ عیسیٰ کو کوئی شخص جسے توحید کا ذرا بھی پاس ہو نبی ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص حضرت رام چندر جیؑ یا حضرت کرشنؑ کی طرف لغو باتیں منسوب کرتا ہے تو اس وجہ سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کی نبوت کی تصدیق کر چکے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت رام چندر جیؑ یا حضرت کرشنؑ جھوٹے تھے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ لغو باتیں ان کی طرف منسوب کرنیوالا خود جھوٹا ہے۔ پس اگر کوئی شخص حضرت رام چندر جیؑ یا حضرت کرشن کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو راستبازوں کی شان کے خلاف ہو تو ہم یہ نہیں کہیں گے کہ واقعی وہ ایسے تھے بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ ایسی بات کہنے والا خود جھوٹا ہے۔ اب دیکھو انبیاء کے ماننے میں کتنی سہولت ہو گئی قرآن کریم نے ہمیں انبیاء کی صداقت کا ایک گر بتا دیا کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کہ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ نے اپنا کوئی نذیر نہ بھیجا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کئی انبیاء کے متعلق فرماتا ہے کہ ہم نے انکا نیک نام چھوڑا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک نام بھی اپنی ذات میں بڑی اہمیت رکھنے والی چیز ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے یہ قانون رکھا ہے کہ ہر نبی اپنے سے پہلے نبی کی تصدیق کرتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری شرعی نبی تھے اس لئے آپؐ تمام گذشتہ انبیاء کے مصدق ہوئے۔ اور آپؐ نے ہودؑ، صالحؑ اور ایوبؑ کی بھی تصدیق کی۔ حضرت ہودؑ حضرت صالحؑ اور حضرت ایوبؑ نبی اسرائیل میں سے نہ تھے مگر آپؐ نے ان کی نبوت کی بھی تصدیق کی اسی طرح آپؐ نے مجمل طور پر فرما دیا ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر یعنی دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جس میں نبی نہ آیا ہو۔ اب اگر چین کے لوگ کہیں کہ ہم کنفیوشس کو نبی مانتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کے حکم کے ماتحت ماننا پڑیگا کہ کنفیوشس واقعی خدا تعالیٰ کا نبی تھا۔ اسی طرح اگر یونان والے کہیں کہ سقراط نے لوگوں کو نیکی کی تلقین کی تھی اور وہ نبی تھا تو ہم کہیں گے واقعی وہ نبی تھا۔ بلکہ ہم تو یونانیوں کے ممنون ہوں گے کہ انہوں نے ہمیں بتا دیا کہ یونان میں بھی ایک نبی گذرا ہے ورنہ ہم حیران ہوتے کہ اور سب ممالک میں خدا تعالےٰ کے انبیاء گذرے ہیں تو یونان میں کیوں نہیں ہوا پس

یہ تین بڑی دلیلیں ہیں

جو نبیوں کی صداقت کیلئے ہوتی ہیں اس لئے پہلے پہل جب یہ حوالہ جسکے متعلق سوال کیا گیا ہے۔ میرے سامنے آتا تو میں سمجھتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی آپ کے بعد آنیوالے کسی مامور کی نسبت ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا تھا کہ جو بعد میں آنیوالا ہو گا اس کے لئے بھی کوئی پیشگوئی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اسی لئے میں اس پیشگوئی کو آپؑ کے بعد آنیوالے کسی مامور پر چسپاں کیا کرتا تھا۔ مگر بعد میں جب میں نے غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ آئندہ آنیوالے مامور کے بارے میں اور بھی بہت سی پیشگوئیاں آپؑ کی وحی میں موجود ہیں۔ اور چونکہ یہ پیشگوئی

مصلح موعود کے بارہ میں

جو پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں ان کے ساتھ ملتی جلتی ہے اور جو الفاظ ان پیشگوئیوں میں استعمال ہوئے ہیں قریباً اسی مفہوم کے الفاظ اسکے اندر موجود ہیں۔ اسلئے میں نہیں سمجھتا کہ اس حوالہ کو اب کسی مامور پر چسپاں کرنے کی کوئی ضرورت ہو کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی بہت سی پیشگوئیاں اس مامور کے حق میں موجود ہیں گویا پہلے تو میں نے یہ سمجھا تھا کہ مجھے اس پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی ضرورت نہیں مگر جب اور پیشگوئیاں ایک مامور کی نسبت مل گئیں۔ تو اس کے بعد یہ ضرورت نہیں رہی۔ کہ اس پیشگوئی کو بھی ضرور کسی مامور پر چسپاں کیا جائے پس قرین قیاس یہی ہے کہ یہ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ہی ہے۔ اس کے الفاظ اور مصلح موعود والی پیشگوئی کے الفاظ آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان — پیشگوئی مصلح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کی غرض صرف احیائے اسلام تھی۔ یعنی اسلام کو اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ ظاہراً اور باطناً دنیا میں قائم کر دیا جائے۔ یہی وہ غرض ہے جو آنے والے مسیح اور مہدی کی قرآن پاک اور احادیث نبویؐ نے بیان فرمائی تھی۔ اور خود حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ یعنی دین کو دنیا میں زندہ کر دو اور اسلامی شریعت کو قائم کرو۔

جب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے مامور فرمایا تو ظاہری حالات کو دیکھتے ہوئے حضورؑ کے دل میں گھبراہٹ اور اضطراب کا پیدا ہونا ایک فطری امر تھا۔ ایک طرف ذرائع نہ ہونے کے برابر تھے اور دوسری طرف دنیا کی یہ حالت تھی کہ وہ گمراہی اور ضلالت میں ڈوب رہی تھی۔ اور تمام طاغوتی طاقتیں اسلام کو مٹانے اور حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کو نیچا کرنے کے لئے متفق ہو رہی تھیں۔ غرض بعینہٖ وہی کیفیت تھی جس کا نقشہ آپ نے اپنے ایک شعر میں یوں کھینچا ہے ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

ان حالات کو دیکھتے ہوئے آپ کی روح بے تاب اور مضطرب ہو کر آستانۂ الٰہی پر گری۔ اور جیسا کہ ہمیشہ سے انبیاء و صلحاء کا طریق رہا ہے۔ آپ نے ہوشیارپور کے مقام پر متواتر چالیس روز تک دعا اور گریہ و زاری میں گذارے تا اللہ تعالیٰ اسلام کی حفاظت کے لئے غیر معمولی طور پر اپنی تائید اور نصرت عطا فرمائے۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے ایک بندے کو اپنے ہی دین کی حفاظت کے لئے کھڑا کرے اور پھر اس کی مدد نہ فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور انہیں شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اسلام کی ترقی و اشاعت کے لئے آپ کو غیر معمولی طور پر بشارتیں دیں اور اسی سلسلے میں اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الاوّل والآخر مظهر الحق والعلاء كان الله نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا وکان امراً مقضیاً۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی کے متعلق تحدّی

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مصلح موعود کی پیدائش کے لئے مدت کی تعیین

اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں پسر موعود کی پیدا ہونے کی مدت بھی مقرر فرما دی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا (مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پسر موعود کے متعلق آپ کی اس نو سالہ مدت کی تعیین پر بعض مخالفوں نے نکتہ چینی کی۔ اور لکھا کہ نو سال میعاد بہت زیادہ ہے۔ اور اس میں کافی گنجائش ہے۔ مخالفین کے اس اعتراض پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار دیا جس میں آپ نے فرمایا:۔

"جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

پھر فرمایا:۔

"نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا حال معلوم نہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد پیدا ہوگی۔ چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔"

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضور علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں حضور نے یہ امر واضح فرمایا کہ:۔

(۱) "خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ وہ روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۷ حاشیہ)

(۲) "بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا کہ یہ سب عبارتیں ("خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" تاقل) پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔ اور نیز دوسرا نام محمود۔ اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر رکھا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

مندرجہ بالا حوالوں کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسا فرزند عطا کرنے کا وعدہ فرمایا جو متعدد غیر معمولی صفات کا حامل ہوگا۔ اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا

(۲) یہ موعود فرزند ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد ۹ سال کے عرصہ میں پیدا ہونا تھا۔

(۳) مصلح موعود۔ اولوالعزم۔ محمود اور بشیر ثانی اسی موعود فرزند کے نام ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ولادت

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے عین مطابق مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہ مصلح موعود عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک

اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ زراہِ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جلشانہٗ کے ارادہ میں دیر سے مراد اس قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے سے جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا ہے ظہور میں آئی۔ تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی لڑکا مصلح موعود معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے نام وہی رکھے گئے ہیں جو پسر موعود کے تھے لیکن حضور پر ابھی اس بارے میں کامل انکشاف نہ ہوا تھا۔ اس لئے حضور نے فرمایا "کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

اس کے بعد حضور نے اپنی کتاب سراج منیر شائع فرمائی تو چونکہ اس وقت آپ پر کامل انکشاف مصلح موعود کے متعلق ہو چکا تھا۔ اس لئے آپ نے یقین کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہی مصلح موعود قرار دیا اور اعلان فرمایا کہ:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود احمد کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں پسر موعود کے متعلق پیشگوئی کی اور اس کے پیدا ہونے کی مدت نو سال مقرر فرمائی جو ۲۳ مارچ ۱۸۹۵ء کو ختم ہوئی اور مئی ۱۸۹۷ء میں حضور نے اپنی کتاب سراج منیر کے ذریعہ سے اعلان کر دیا۔ کہ پسر موعود وہی لڑکا ہے جو آپ کے ہاں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

پیشگوئی کے مصداق ہونے کا حلفیہ اعلان

گو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ خلافت کا ایک ایک دن اس امر کی گواہی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی جو جو صفات بیان کی تھیں وہ سب آپ کی ذات بابرکات کے ذریعہ پوری ہوئی ہیں۔ تاہم حضور اپنے تئیں پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دینے میں بہت احتیاط فرماتے رہے۔ حتّٰی کہ وہ وقت بھی آگیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود آپ پر بھی یہ انکشاف فرما دیا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ چنانچہ آپ نے ۲۸ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور کے اس تاریخی مقام پر جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی بشارت دی تھی۔ اعلان فرمایا:۔

"میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔"

(الفضل ۲۴ فروری ۱۹۵۶ء)

۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:

"میں اس واحد قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں خبر دی۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

(خورشید احمد)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی
اور
مطالبہ وقفِ اولاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"حضرت ابراہیمؑ کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے۔ اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے ......

حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی رشتہ نہ تھا جو ان کو اتنی برکت دے دی۔ ہر شخص جو آپ کے نقشِ قدم پر چلے اور اپنے نفس اور اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر دے۔ ان برکات سے حصہ پا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو عطا کیں۔"

(الفضل جلد ۹ نمبر ۱۳)

(وکالت دیوان تحریک جدید)

مقامِ محمود

کوئی داستاں ملے کیا مرے دل کی داستاں سے
کہ نظر نے فیض پایا ترے حُسنِ جاوداں سے

تو نقیبِ نور و نکہت تو بہارِ بے خزاں ہے
مَیں کہیں نہ جا سکوں گا ترے سنگِ آستاں سے

تو صداقتوں کا مظہر تو ہدایتوں کا پیکر
ہوا اک جہاں منوّر تری شمعِ ضو فشاں سے

تو امینِ فکر و دانش تو ضیائے مہرِ حکمت
ہے فروغِ بزمِ الفت تری ذاتِ بے گماں سے

تجھے عظمتوں نے پالا تجھے نصرتوں نے چوما
تری گفتگو مزیّن ہے جمالِ کہکشاں سے

میری زندگی کا گلشن تری ہر نظر پہ قرباں
مجھے پھول مل گئے ہیں تری نگہِ گل فشاں سے

مرے دل کا ذرّہ ذرّہ تری عظمتوں کا قائل
تری رفعتیں نمایاں ترے روئے ذی نشاں سے

مری سربلندیوں میں ترا التفات شامل
مری تشنگی بجھی ہے اسی بحرِ بے کراں سے

ہے تری دعا کا طالب ترا خاکسار اختر
ترے در پہ آگیا ہے یہ گزر کے سب جہاں سے

(اختر گوئندپوری لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

قبر کے عذاب سے بچو!
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

مصلح موعود کی اولو العزمی کا درخشندہ ثبوت

زمین کے کناروں تک اسلام کے تبلیغی مشنوں کا قیام

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کی حقانیت کے اظہار کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس اولو العزم فرزند کی بشارت دی تھی اس کی ایک واضح علامت یہ بیان فرمائی تھی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی۔ مصلح موعود کی شہرت اور قوموں کے حصولِ برکت سے لازمی طور پر مراد یہی تھی کہ اسکے ذریعے اسلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچے گی اور ہر قوم اور ہر ملک کے لوگ اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے اس امر کی گواہی دیں گے کہ انہیں یہ برکت اسی مقدس وجود سے ملی ہے۔

چنانچہ آج اپنے اور پرائے سب اس امر پر گواہ ہیں کہ اشاعت وغلبۂ اسلام کا یہ وعدہ مصلح موعود کے ذریعے اوّل دن سے ہی اس شان کے ساتھ پورا ہوتا چلا آ رہا ہے کہ دنیا اس کی موعودہ اولو العزمی اور اس کے ذریعہ اسلام کی ہر طرف اور ہر سمت میں پیشقدمی کو دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ جو چیز پہلے ناممکن نظر آتی تھی آج وہ حقیقت کا جامہ پہن کر خدا تعالیٰ کی ہستی، نبی اکرم حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کا ناقابلِ تردید ثبوت پیش کر رہی ہے آج سے نصف صدی قبل دنیا کے حالات کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایسا انقلاب رونما ہوگا کہ کسی ایک ملک میں نہیں بلکہ دنیا کے کونے کونے میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی یلغار یکدم رک جائیگی اور اسکی بجائے اسلام جو صدیوں سے پسپا ہو رہا ہے پوری ظفر مندی کے ساتھ آگے بڑھنے لگے گا۔ آج اسلام کو ہر طرف آگے ہی آگے بڑھتا ہوا دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا چشم زدن میں دنیا کی کایا پلٹ گئی ہے۔ پہلے اسلام آگے آگے بھاگ رہا تھا اور عیسائیت اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ لیکن آج عیسائیت شکست کھا کر ہر طرف پسپا ہو رہی ہے اور اسلام اس کا تعاقب کر رہا ہے۔

یہ انقلاب مصلح موعود کے ذریعے اس خدا نے خود ظاہر کیا ہے جس نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اپنے الہام خاص کے ذریعے اس کی خبر دی تھی۔ آج یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ گذشتہ چالیس سال کے اندر اندر کرۂ ارض کے گرد تبلیغ اسلام کے مراکز کا ایک زبردست سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ اور ملک ملک اور علاقے علاقے میں مصلح موعود کے بھیجے ہوئے مبشرینِ اسلام، ایک طرف عیسائیت کو للکار رہے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کو حق وصداقت کی طرف دعوت دے دے کر انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنا رہے ہیں تبلیغِ اسلام کے یہ مراکز دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک یورپ، ایشیا، افریقہ، شمالی اور جنوبی امریکہ کے وسیع علاقوں اور دُور دراز جزائر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ الغرض خشکی اور تری ہر جگہ اور ہر سمت میں خدائے واحد کے نام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی منادی ہو رہی ہے مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی بلند پایہ اسلامی تصانیف اور آپ کے بھیجے ہوئے ان مجاہدینِ اسلام کی مسلسل جد وجہد اور جان توڑ مساعی کے نتیجے میں حالات رفتہ رفتہ پلٹا کھا رہے ہیں اب مغرب میں یقینی طور پر اسلام کے حق میں ایک زبردست رَو پیدا ہو چکی ہے، اسلام کا ایک نئے زاویہ نگاہ سے مطالعہ کرنے میں دلچسپی بڑھ رہی ہے اور پسندیدگی اور تعریف وتوصیف کا ایک نیا رجحان صدیوں پُرانے تعصب کی جگہ لے رہا ہے۔ اس روز افزوں دلچسپی اور تعریف وتوصیف کے بڑھتے ہوئے رجحان کا اندازہ خود مغربی مصنفین کی ان کتابوں سے بھی ہوتا ہے جو اسلام پر ان کی طرف سے شائع ہو رہی ہیں۔ اسلام کی اس نمایاں اور عظیم فتح میں نہ حکومتیں حصہ دار ہیں اور نہ دنیا کے دوسرے صاحبِ ثروت مسلمان۔ یہ انقلاب اگر رونما ہوا ہے تو مصلح موعود کی زیرِ قیادت جماعت احمدیہ کی زبردست تبلیغی مہم سے، اس کی دلوں کو موہ لینے اور مسخر کرنے والی حسین وجمیل تبشیر سے، نئے حالات اور نئے تقاضوں کے مطابق اسلام کی پُر اثر توجیہہ و تعبیر سے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃِ مقدسہ کو نئے زاویوں سے پیش کرنے کے انتہائی مؤثر انداز سے اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی اس موعودہ تائید و نصرت سے جس کا خاص پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں اس نے مسیحِ پاک علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا۔

آج دنیا بھر کے اخباروں میں جس کثرت سے جماعت احمدیہ کی ان تبلیغی مساعی اور ان کے نتیجے میں اسلام کی روز افزوں ترقی کا ذکر آ رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ تمام پڑھے لکھے اور اخبار بین حضرات اس سے اچھی طرح آگاہ اور باخبر ہیں ذیل میں ہم ازراہ امتثال جماعت کے ان تبلیغی کارناموں سے متعلق امریکی اخبار ولا کے دو نئے اقتباس درج کرتے ہیں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ آج سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعے دنیا میں اسلام کو جو سربلندی اور فتح حاصل ہو رہی ہے اپنے تو اپنے خود اغیار بھی دل سے اس کے معترف ہیں۔

افریقہ میں اسلام کا مؤثر دفاع اور پیشقدمی

ابھی نصف صدی قبل تک حالت یہ تھی کہ عیسائی پادری افریقہ کے پورے براعظم کو گھڑے کی مچھلی کی طرح اپنا یقینی، قطعی اور سب طرف سے نرغہ میں پھنسا ہوا شکار سمجھتے تھے۔ ان کے لئے وہاں کسی قسم کی مزاحمت نہ تھی، اسلام کا دفاع کرنے والا کوئی ایک فرد بشر نہ تھا! ور میدان بالکل صاف تھا۔ یورپ اور امریکہ کی مشنری سوسائٹیوں نے ہزاروں ہزار پادری وہاں بھیج کر علاقوں کے علاقے عیسائی بنا لئے اور بہت وسیع پیمانے پر سکول اور ہسپتال وغیرہ کھول کر افریقی آبادیوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور وہ انہیں اپنا نجات دہندہ سمجھنے لگے۔ بالآخر جنگِ عظیم اوّل کے بعد سیّدنا حضرت المصلح الموعود نے افریقہ کی طرف توجہ فرمائی اور وہاں مبلغ بھیج کر اسلام کے دفاع کا ایک مستحکم نظام قائم فرمایا۔ چنانچہ ان مبلّغین کی مجاہدانہ مساعی کے نتیجے میں اب وہاں مشرقی اور مغربی افریقہ کے وسیع علاقوں میں سینکڑوں کی تعداد میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور اسی لحاظ سے نہایت وسیع پیمانے پر احمدیہ جماعتوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ افریقن بچوں کی تعلیم وتدریس کے لئے درجنوں اسلامی سکولوں کا قیام اس کے علاوہ ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے اس مؤثر دفاع کی وجہ سے اب عیسائی پادریوں کو افریقی باشندوں کو عیسائی بنانے میں سخت مشکلات اور دقتیں پیش آ رہی ہیں اور اس کے بالمقابل اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔

افریقہ میں عیسائیت کی اس پسپائی کو روکنے اور اسے سہارا دینے کے لئے امریکہ کے مشہور عیسائی منّاد ڈاکٹر بلی گراہم نے افریقہ کے ملکوں کا ایک وسیع دَورہ کیا تھا اور اس دَورے میں انہوں نے پبلک لیکچروں کے ذریعے عیسائیت کے حق میں ایک زبردست رَو پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ جہاں بھی گئے انہوں نے دیکھا کہ اب پہلے کی طرح میدان ہموار نہیں ہے بلکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر احمدی مبلّغین ان کا مقابلہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔ چنانچہ نیروبی، لیگس، ابادان، منروویہ اور فری ٹاؤن وغیرہ میں احمدی مبلغین نے اسلام کی نمائندگی کا فرض ادا کرتے ہوئے جس ظفر مندی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اس کے متعلق دنیا بھر کے اخباروں میں بکثرت خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اب تک جو خبریں منظرِ عام پر آ چکی ہیں اُن کے علاوہ امریکہ سے شائع ہونے والے عیسائیوں کے مشہور رسالے "مسلم ورلڈ" کی ایک اشاعت میں بھی ڈاکٹر گراہم کے اُس دَورے پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نے نائیجیریا کے شہر لیگس اور ابادان میں جس طرح ڈاکٹر گراہم کا مقابلہ کر کے اسلام کے خلاف ان کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور خود عیسائیوں پر اس کا جو اثر ہوا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس تبصرہ میں لکھا ہے:۔

"ریورنڈ ڈاکٹر بلی گراہم نے اپنے افریقہ کے "صلیبی دورے" میں جو ۲۱ر جنوری سنہ ۶۰ء کو منروویہ میں شروع ہو کر ۱۳ر مارچ سنہ ۶۰ء کو قاہرہ میں ختم ہوا پچیس کے قریب عظیم اجتماعوں سے خطاب کر کے اہلِ افریقہ تک عیسائیت کا پیغام پہنچایا۔ چونکہ نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف احتجاج کے طور پر انہوں نے یونین آف ساؤتھ افریقہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا تھا اس لئے وہ وہاں نہیں گئے۔

نائیجیریا میں جہاں واضح طور پر مسلمانوں کی بہت بھاری اکثریت ہے انہوں نے دو ہفتے کے اندر اندر پانچ شہروں کا دَورہ کیا۔ ایک اطلاع کے مطابق ابادان میں چالیس ہزار کے مجمع میں سے قریباً ساڑھے آٹھ سو اشخاص نے جن میں مسلمان اور مشرک دونوں شامل تھے آگے آ کر عیسائیت قبول کی۔ اپنے لیکچروں میں ڈاکٹر گراہم نے صلیب یافتہ مسیح، اس کے دکھوں

اور مصائب نیز صلیب کی روحانی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ہر جگہ اس امر پر خاص زور دیا کہ مسیح کا ٹ گرد ہونا کیا معنی رکھتا ہے اور اس کی کیا قدر و قیمت ہے۔

مسٹر نسیم سیفی نے جو لیگس میں جماعت احمدیہ کے بڑے سرگرم مبلغ ہیں قرآن کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی بیان کردہ ایک بات سے اختلاف کیا اور انہیں اس بارہ میں چیلنج کے رنگ میں پبلک مناظرہ کے لئے للکارا مسٹر گراہم اس دعوت کو پی گئے اور انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ یہ واقعہ ہی بنیاد تھا۔ رسالہ "دی کرسچن سنچری" (بابت ۱۷، و ۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء) کے ان دو ادارتی مقالوں کا جن میں اس نے اس امر کی ضرورت پر زور دیا کہ عیسائیوں کو دوسرے مذاہب کے متعلق کوئی بیان دینے سے قبل ان مذاہب کے بارہ میں اپنے علم کو زیادہ ٹھوس اور پختہ بنانا چاہیئے۔ رسالہ مذکور نے اس ضمن میں وعظ و تذکیر کی اقدار سے متعلق اسمارا کانفرنس اور شکاگو میں منعقدہ حالیہ مذاکرات کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ڈاکٹر گراہم نے اس رسالے کے نام ایک بحری تار کے ذریعے اس کے ادارتی مقالوں کو سراہا تاہم لکھا کہ میں نے اپنے سارے دورے میں مسلمانوں کے خلاف قطعاً کوئی بیان نہیں دیا۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک پمفلٹ جو غالباً مسٹر نسیم سیفی کا ہی تحریر کردہ تھا اور جس کا عنوان تھا "یاد رکھنے کے قابل پانچ باتیں" لیگوس میں ڈاکٹر گراہم کی آمد کے موقع پر تقسیم کیا گیا تھا وہ پانچ باتیں یہ تھیں (۱) مسیح خدا کا بیٹا نہیں تھا۔ (۲) وہ صلیب پر نہیں مرا (۳) وہ مرنے کے بعد جی نہیں اٹھا (۴) وہ آسمان پر نہیں گیا۔ (۵) وہ دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔"

("دی مسلم ورلڈ" بابت جولائی ۶۰ء)

اوہائیو کے دارالحکومت "کولمبس" میں اشاعتِ اسلام

امریکہ میں جماعتِ احمدیہ کا مشن ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا تھا جبکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے مسیح پاک علیہ السلام کے حواری حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کو بغرض اعلائے کلمۂ اسلام وہاں بھجوایا اس وقت کے بعد سے اب تک وہاں متعدد شہروں میں باقاعدہ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں اسی طرح متعدد مساجد کا قیام بھی عمل میں آ چکا ہے حال ہی میں ڈیٹن میں ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ واشنگٹن، نیو یارک، پٹسبرگ، شکاگو، انڈیاناپولس، بالٹی مور، نیگس ٹاؤن، لاواکی، کلیولینڈ، لاس اینجلیز، اور سینٹ لوئیس وغیرہ میں باقاعدہ احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ وسیع پیمانے پر بلند پایہ اسلامی لٹریچر شائع کر کے اس کے نسخے سینکڑوں لائبریریوں میں پہنچا دئے گئے ہیں۔ احمدی مبلغین کی تبلیغی کوششوں کے نتیجے میں وہاں اسلام میں دلچسپی دن بدن بڑھ رہی ہے، وہاں کے علمی طبقے میں اسلام کا نئے زاویوں سے عمیق مطالعہ کیا جا رہا ہے اور اس طرح اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو ہو کر اسلام کے حق میں بہت ساز گار فضا پیدا ہو رہی ہے۔ ہمارے ایک مبلغ مکرم امین اللہ خان صاحب سالک نے دسمبر ۱۹۶۰ء کے اواخر میں اوہائیو کے دارالحکومت کولمبس کا دورہ کیا تھا وہاں کے دو ٹیلیویژن اسٹیشنوں نے اُن کے انٹرویو نشر کئے، نیز اخبارات نے ان کی آمد کی غرض یعنی اشاعتِ اسلام سے متعلق نمایاں طور پر خبریں شائع کیں وہاں کے ایک اخبار "کولمبس سٹیزن جرنل" نے ۲۰۔ دسمبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں جو نوٹ شائع کیا اس کا عنوان یہ تھا "کولمبس میں اسلام کی طرف سے عیسائیت کے بالمقابل لوگوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے کی جد و جہد"۔ اس نوٹ کا (جس کے درمیان میں اخبار نے مکرم امین اللہ خان صاحب کا فوٹو بھی شائع کیا) ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"اسلام کے پیروؤں کا کہنا ہے کہ افریقہ کی نئی قوموں میں جہاں عیسائیت اور اسلام دونوں افریقیوں کو اپنے اپنے مذہب کا حلقہ بگوش بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اسلام کے حق میں تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ دریں اثناء خود ہمارے اپنے گھر (امریکہ) میں لوگ محمد صلعم کے مذہب میں بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اس امر کی ایک اور نشاندہی یہاں پیر کے روز ہوئی۔ جماعت احمدیہ نے جو اسلام کا ہی ایک فرقہ ہے اپنے ہیڈ کوارٹر ربوہ (پاکستان) سے مختلف علاقوں اور مقامات میں اپنے مبلغ بھیج کر اپنے اثر و نفوذ کو ساری دنیا کے گرد وسیع کر دیا ہے اور ان مقامات میں کولمبس کا شہر بھی شامل ہے۔

امین اللہ خان نے جو مبلغ اسلام کی حیثیت سے حال ہی میں یہاں پہنچے ہیں ایک ملاقات میں کہا کہ یہ بتانا مشکل ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے انہوں نے بتایا کہ وہ اسلام میں دلچسپی رکھنے والے بعض لوگوں کی درخواست پر ہی اس شہر میں آئے ہیں۔ یاد رہے ان کی آمد کا مقصد تبلیغی مشن قائم کرنا، اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنا اور اسلام کو اس کی حقیقی اور اصل شکل میں پیش کرنا ہے۔

یہ کیا مذہب ہے جس نے ایک ایسی دنیا میں جس میں عیسائی ۸۳،۵۵،۶۴،۵۱۲ کی تعداد میں آباد ہیں۔ ۴۲،۰۶،۰۶،۶۹۸ افراد کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے اور جو افریقہ میں ۵۳،۸۵،۷۰،۱۶۱ لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب رہا ہے جب کہ عیسائیت وہاں صرف ۳،۰۴۳،۵۲،۰۲۰،۳ افراد کو ہی اپنا حلقہ بگوش بنا سکی ہے اس میں ایسی کیا کشش ہے؟

مبلغ اسلام نے اس کا یہ جواب دیا کہ "اسلام ہی وہ حقیقی مذہب ہے جو تمام قوموں اور نسلوں کے لئے آیا ہے۔ یہ خدا کی مرضی اور اس کے احکام کے آگے جھکنے اور سر تسلیم خم کرنے اور اس طرح امن اور سلامتی سے ہمکنار ہونے کی تعلیم دیتا ہے"۔

مسلمان تمام معروف اور غیر معروف نبیوں کی بیان کردہ ابدی صداقتوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ مسیح کو بھی خدا کا ایک برگزیدہ نبی مانتے ہیں۔ ان کی احکام کی کتاب قرآن ہے۔ یہ ان تمام صداقتوں پر مشتمل ہے جو محمد صلعم پر بذریعہ وحی نازل ہوئیں اور جنہیں ساتھ کے ساتھ محفوظ کیا جاتا رہا۔

اسلام تثلیث کا مخالف ہے۔ وہ اس امر سے انکار کرتا ہے کہ باپ، بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر خدا ہیں۔ وہ اس امر کو بھی تسلیم نہیں کرتا کہ مسیح نے جسمانی مُردوں کے احیاء وغیرہ کے معجزات دکھائے یا یہ کہ وہ اکیلا نبی ہے کہ جس کو خدا کا بیٹا کہہ کر پکارا گیا؛ یا یہ کہ وہ دنیا کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کی خاطر صلیب پر مرا۔

مسٹر خان نے کہا "یہ باتیں کسی صورت بھی ثابت نہیں کی جا سکتیں۔ مسیح چھ گھنٹے صلیب پر لٹکایا گیا اور چونکہ سبت کا دن شروع ہو رہا تھا اس لئے نویں گھنٹے میں اس کو صلیب پر سے اتار لیا گیا۔ یہ اسلئے ہوا کہ خدا نے اس کی دعا قبول کر لی تھی جب قبر میں اسے لٹایا گیا تو وہ زندہ تھا چنانچہ بعد میں وہ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔ وہاں سے وہ افغانستان اور پھر کشمیر کی طرف ہجرت کر گیا۔ تاکہ اسرائیل کے گمشدہ قبائل تک خدا کا پیغام پہنچانے کی پیشخبری پوری ہو۔"

"یہ ہیں وہ باتیں جنہیں پھیلانے کے لئے اسلام کا یہ مشنری یہاں آیا ہے"۔

(کولمبس سٹیزن جرنل ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۰ء)

لاہور کے احباب کے لئے

لاہور کے احباب ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ کی تمام مشہور ادویات معہ کیوریٹو (CURATIVE) اور "بے بی ٹانک" وغیرہ کمپنی کے مقررہ نرخوں پر ہم سے خرید کر ڈاک خرچ کی بچت کریں۔

سراج دین مکان نمبر ۳۴۲۲ کوچہ شامی ہوکاں اندرون لوہاری گیٹ لاہور

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے تبخیر کے باعث دل کے مقام پر اور پیٹ میں درد کی تکلیف تھی۔ آپکی تجویز شدہ ادویات رحمت پلز اور ھیننگ پلز استعمال کرتے ہی بفضلہ تعالیٰ نمایاں افاقہ محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس ادارہ کے کام میں برکت دے۔ آمین"۔

یہ حقیقت ہے کہ رحمت پلز اور ھیننگ پلز کا اکٹھا استعمال معدہ و انتڑیوں کی پرانی اور نئی امراض مثلاً تبخیر۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ منہ پکنا۔ گھبراہٹ۔ خوف سوتے میں سایہ کا دباؤ وغیرہ وغیرہ رفع کرنے میں کبھی بھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئیں۔ اس لئے غیر مفید ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت رکھی ہے۔

قیمت رحمت پلز ۴۲ گولی فی شیشی ۲/۵۰ روپے۔ ھیننگ پلز ۴۲ گولی فی شیشی ۲/۵۰ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ۔ (مینیجر دواخانہ رحمت گولبازار ربوہ)

الفردوس کلاتھ مرچنٹ انارکلی لاہور سے

ہر قسم کا سوتی، ریشمی، اونی کپڑا خریدیں۔ پہلے سے بھی زیادہ آپکے تعاون کی ضرورت ہے!

الفردوس کلاتھ مرچنٹ انارکلی لاہور

حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کے عہد میں

اسلام اور قرآن مجید کی تائید میں

گورمکھی لٹریچر کی اشاعت

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشوف اور الہامات سے واضح ہے کہ حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کا زمانہ بہت ہی بابرکت ہے اور تمام دنیا کی مختلف قوموں کا حضور کے بابرکت وجود سے برکت پانا ایک تقدیر مبرم ہے نیز دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہونا بھی حضور کے مبارک عہد سے ہی وابستہ ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ حضور کے بابرکت عہد خلافت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کی حقانیت اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کرنے کی غرض سے دنیا کی مختلف زبانوں میں جس قدر کتب اور رسالہ جات شائع کئے گئے ہیں اسکی نظیر اسلام کی ساری تاریخ میں نہیں ملتی اس وقت علاوہ اور لٹریچر کے قرآن مجید کے تراجم دنیا کی بہت سی چھوٹی بڑی زبانوں میں شائع کئے جا چکے ہیں اور شائع کئے جا رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کا یہ عزم اور ارادہ ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جائیں تاکہ تمام بنی نوع انسان اس اکمل اور دائمی شریعت سے اپنی زبان میں روشناس ہو سکیں۔

گورمکھی زبان میں اسلامی لٹریچر

گورمکھی ایک زبان کو موجودہ زمانہ کے اکثر محققین ہندی سے پرانی اور پنجاب کی قدیمی زبان ثابت کرنے میں کوشاں ہیں تاہم اس وقت یہ سکھوں کی مذہبی زبان تسلیم کی جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ سکھ دھرم کا تمام اصل لٹریچر اسی زبان میں پایا جاتا ہے اور سکھ گورو صاحبان کے تعلق کی وجہ سے ہی اسے "گورمکھی" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کے مبارک عہد میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اس زبان میں اس وقت تک جس قدر اسلامی لٹریچر شائع کیا گیا ہے وہ بھی اپنے رنگ میں بے مثال ہے یعنی اس سے قبل تمام دنیا کے مسلمانوں کے کسی بھی فرقہ یا انجمن کی طرف سے اتنا اسلامی لٹریچر گورمکھی زبان میں شائع نہیں کیا گیا۔

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہے

قرآن مجید کے گورمکھی تراجم

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک عہد میں قادیان سے ۱۹۳۲ء میں قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ شائع ہوا یہ ترجمہ ہماری جماعت کے ایک معزز رکن سردار محمد یوسف صاحب (مرحوم) ایڈیٹر اخبار نور نے شائع کیا تھا۔

۲۔ سردار موصوف نے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت ۱۹۴۱ء میں کی۔ چونکہ دوسرے ایڈیشن کی زبان اپنے محاورات اور سلاست کے لحاظ سے پہلے ایڈیشن سے اچھی تھی اس لئے دوسرے ایڈیشن کو سکھوں کے علمی حلقوں میں بہت سراہا گیا۔

۳۔ قرآن مجید کا تیسرا گورمکھی ترجمہ تفسیر صغیر کا مکمل ترجمہ ہے اس کی اشاعت تاحال نہیں ہو سکی لیکن یہ ترجمہ بالکل تیار ہے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کی اشاعت کے سامان بھی ہو جائیں گے اور انشاء اللہ جب اسکی اشاعت ہو گی تو اسے بھی سکھوں میں ہر لحاظ سے مقبولیت حاصل ہو گی اور وہ قرآن مجید کی تفسیر سے بھی کسی قدر روشناس ہو سکیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے گورمکھی تراجم

حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ جب پہلی مرتبہ لنڈن تشریف لے گئے تھے تو وہاں ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر ایک تقریر فرمائی تھی جسے بعد میں "ہمارا رسول" کے نام سے شائع کیا گیا تھا اس میں حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موٹے موٹے اور اہم پہلو بیان فرمائے تھے حضور کی اس تقریر کا گورمکھی ترجمہ نظارت دعوۃ وتبلیغ نے قادیان سے شائع کیا تھا۔

۲۔ سردار محمد یوسف صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا گورمکھی ترجمہ بھی "پوتر جیون" کے نام پر شائع کیا تھا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانحی حالات بالترتیب بیان کئے گئے تھے۔ اسکی اشاعت ۱۹۲۶ء میں ہوئی تھی۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت جو مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کی بیان فرمودہ ہے اور قرآن مجید کی انگریزی تفسیر کے دیباچہ میں شائع ہو چکی ہے اس کا گورمکھی ترجمہ بھی بالکل تیار ہے اور قابل اشاعت ہے انشاء اللہ اس ترجمہ کی اشاعت بھی مفید ثابت ہو گی اور سکھوں کے علمی حلقوں میں مقبولیت حاصل کرے گی، کیونکہ حضرت مصلح موعود نے جس رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے

نماز کا گورمکھی ترجمہ

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان نے حال ہی میں نماز کا گورمکھی ترجمہ شائع کیا ہے جس میں نماز اور اس سے متعلقہ ضروری جملہ مسائل بھی مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں اور کوشش کی گئی ہے کہ سکھوں کو اسلامی نماز سے مکمل واقفیت بہم پہنچائی جائے سکھوں کے علمی اور مذہبی حلقوں نے اس ترجمہ کو بہت پسند کیا ہے اور شوق سے اس کا مطالعہ کیا ہے

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت پر بھی ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے اس کا گورمکھی ترجمہ قادیان سے شائع کیا گیا تھا یہ ترجمہ مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے کیا تھا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کا گورمکھی ترجمہ

"اسلامی اصول کی فلاسفی" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ معرکۃ الآراء لیکچر ہے جو حضور نے ۱۸۹۶ء میں لاہور کے ایک تاریخی جلسہ مہوتسو" میں فرمایا تھا اور اس لیکچر سے متعلق اللہ تعالےٰ حضور کو قبل از وقت یہ اطلاع دیدی تھی کہ یہ تمام مضامین پر بالا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا حضور کے اس لیکچر کا گورمکھی ترجمہ بھی حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کے مبارک عہد میں شائع ہوا اس کی اشاعت کی سعادت انجمن ترقی اسلام ... سکندرآباد دکن کو حاصل ہوئی یہ ترجمہ ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔

پیغام صلح کا گورمکھی ترجمہ

"پیغام صلح" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری تصنیف ہے اس میں حضور نے ہندوستان کی مختلف قوموں کو امن اور صلح سے زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور ایسے اصول بیان کئے ہیں جن پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کے تمام مذہبی تنازعات یکسر ختم ہو سکتے ہیں اس کا گورمکھی ترجمہ نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان نے ۱۹۳۹-۴۰ء میں شائع کیا تھا جسے سکھ حلقوں میں بہت ہی پسند کیا گیا تھا۔

ست بچن ٹریکٹ لڑی

حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کی زیر ہدایت قادیان سے گورمکھی میں ست بچن ٹریکٹ لڑی کے نام سہ ماہی رسالہ ۱۹۲۵ء میں جاری کیا گیا جسے بعد میں سکھوں کے زور دینے پر سہ ماہی سے ماہوار کر دیا گیا اس رسالہ کو سکھ بہت دلچسپی سے پڑھتے تھے اکتوبر ۱۹۴۷ء تک یہ رسالہ جاری رہا بعد میں فسادات کی وجہ سے یہ رسالہ بند ہو گیا اس رسالہ میں علاوہ اور تبلیغی اور تحقیقی مضامین کے تفسیر کبیر کا گورمکھی کا ترجمہ بھی قسط وار دیا جاتا تھا سکھوں کے علمی حلقے اسے بہت پسند کرتے تھے اور وہ بخوشی اس رسالہ کو قیمتاً خریدتے تھے۔ [illegible] رسالہ کے تین نمبر شائع ہوئے جو مشرقی پنجاب میں سکھوں کو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے یہ تین نمبر بھی سکھوں میں کافی مقبول ہوئے

چونویں پھل

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کی طرف سے گورمکھی میں ایک کتاب چونویں پھل کے نام پر ۵۷-۱۹۵۶ء میں شائع کی گئی ہے اِس کتاب میں سکھ تاریخ کے وہ عمدہ عمدہ واقعات جمع کئے گئے ہیں جو سکھ مسلم خوشگوار تعلقات کو واضح کر رہے ہیں اور ان دونوں قوموں کو ایک دوسرے کے قریب کر رہے ہیں ہندوستان کے پریس نے اِس کتاب کو بہت پسند کیا ہے چنانچہ لوگوں کے زور دینے پر بعد میں اس کا اردو ترجمہ سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ' کے نام پر شائع کیا گیا۔

مختلف گورمکھی کتب

حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کے مبارک عہد میں اِس وقت تک اور بھی متعدد مختلف کتب گورمکھی زبان میں شائع کی گئیں ہیں اِن میں سے بعض کتب کئی کئی سو صفحات کی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں چھپوائی گئی ہیں چنانچہ چیدہ چیدہ کتب یہ ہیں۔

۱۔ گورو نانک صاحب کی تعلیم وحدانیت

اِس کتاب میں گورو نانک صاحب کے شبد اور قرآن مجید کی آیات پیش کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گورو نانک جی نے وحدانیت سے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ اسلام کی بیان کردہ تعلیم کے عین مطابق ہے یعنی گورو جی نے لوگوں کو جس خدا تعالےٰ کی طرف بلایا ہے اس کا پتہ نہ تو ویدوں سے چلتا ہے اور نہ انجیل سے وہ خدا تعالےٰ قرآن مجید کی آیات میں جلوہ گر ہے۔

۲۔ گورو نانک جی کا عرشی چولہ:۔

اِس کتاب میں گورو نانک جی کے مقدس چولہ سے متعلق سکھ کتب کے حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں، اور ثابت کیا گیا ہے کہ ڈیرہ بابا نانک میں موجود قرآن مجید کی آیات والا چولہ گورو نانک جی کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور خلعت کے ملا تھا اور گورو جی نے اسے زیب تن کیا تھا اس سلسلہ میں سکھ ودوانوں نے چولہ صاحب کو مشتبہ کرنے کی غرض سے بعد میں جو مختلف اور متضاد روایات سکھ کتب میں داخل کی ہیں ان کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

۳۔ گورو ہر سہائے کا قرآن شریف

اس کتاب میں گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں باباجی کی یادگار کے طور پر رکھے ہوئے قرآن شریف کے ثبوت سکھ کتب سے پیش کئے گئے ہیں اور ثابت کیا گیا ہے کہ یہ وہی قرآن شریف ہے جو گورو جی سفر میں اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے اور اس کی تلاوت کیا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۶ء میں جو وفد گورو ہر سہائے بھیجا تھا اس کے چار ممبروں کی حلفیہ شہادت بھی پیش کی گئی ہے کہ انھوں نے ۱۹۰۶ء میں گورو ہر سہائے جا کر ایک قرآن شریف دیکھا تھا جو

انھیں گوردیش سنگھ نے دکھایا تھا اور بتایا تھا کہ یہ گورونانک جی کی پوتھی ہے اس وفد میں ہمارے موجودہ امام اطال اللہ بقارہٗ بھی شامل تھے حضور ان دنوں رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے حضور ایدہ اللہ کی حلفیہ شہادت بھی اس میں درج شامل ہے

۴۔ اسلام اور سکھ گرنتھ

اس کتاب میں گورو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھیوں کے حوالہ جات سے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان۔ توحید باری تعالےٰ۔ ملکتہ اللہ۔ انبیاء علیہم السلام، کتب سماوی اور قیامت کے ثبوت پیش کئے گئے ہیں اور پانچ بنیادی ارکان، نماز زکوٰۃ، روزہ، حج اور کلمہ طیبہ کی تائید کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ گورو جی ان کے پابند تھے۔

احمدیت کیا ہے؟

اس کتاب میں احمدیت کی صداقت واضح کی گئی ہے اور ختم نبوت وغیرہ مسائل پر احمدیہ نکتہ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۔ امن عالم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب میں امن عالم سے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم جمع کی گئی ہے اور وہ اصول بیان کئے گئے ہیں جن کو اپنانے سے دنیا کی مختلف قوموں میں سچا امن اور دائمی صلح ہو سکتی ہے اور ہر قسم کے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں

۷۔ ایکتا کا اوتار

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پاکیزہ تعلیم جمع کر دی گئی ہے جو حضور نے مختلف قوموں میں صلح اور اتحاد سے متعلق بیان فرمائی ہے۔

مختلف ٹریکٹ

ان کتب کے علاوہ جماعت احمدیہ کی طرف سے گورمکھی زبان میں مختلف مضامین پر مشتمل متعدد ٹریکٹ بھی شائع کئے گئے ہیں ان میں سے بعض ٹریکٹ کئی کئی ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں چنانچہ بعض ٹریکٹوں کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ دیس ہمارا کرشن۔ ۲۔ سردار کھڑک سنگھ نے ادنیاں دے سائیاں نوں سچائی دا سدا ۳۔ سکھ سجناں دے ناں درد بھری اپیل ۴۔ خالصہ ہوشیار باش کا گورمکھی ترجمہ ۵۔ قاضی کرشن ۶۔ پریم سنیہا۔ ۷۔ سادھ بچن ۸۔ سلامتی دا سنیہا ۹۔ گورونانک تے جماعت احمدیہ ۱۰۔ امن تے شانتی دا سنیہا۔ ۱۱۔ میری میرد ستہ۔ ۱۲۔ گورو دی بانی ۱۳۔ اکاشی سنیہا ۱۴۔ سکھ سجناں دی سیوا وچ پریم سنیہا۔ ۱۵۔ مرزائی بچیاں تے بھائی سیوا سنگھ دے اتر ۱۶۔ کرشن قادیانی ۱۷۔ سبھاگ پورن ماشی۔ ۱۸۔ شردھا دے پھل۔ ۱۹۔ پرگنہ بٹالہ دا گورو ۲۰۔ سانسو مسلم ایکتا۔

قابل اشاعت گورمکھی لٹریچر

اس وقت مندرجہ ذیل گورمکھی لٹریچر قابل اشاعت ہے یہ لٹریچر حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقارہٗ کے مبارک عہد میں تیار کیا گیا ہے۔

۱۔ تفسیر صغیر کا گورمکھی ترجمہ
۲۔ دیباچہ تفسیر انگریزی میں دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا ترجمہ
۳۔ اسلام کے اقتصادی نظام کا ترجمہ
۴۔ نظام نو کا ترجمہ
۵۔ سیرت طیبہ کا ترجمہ
۶۔ گورونانک کا روحانی مقام
۷۔ گورونانک اور اسلام (دو حصے)
۸۔ گورو نانک کا سفر مکہ
۹۔ گورونانک اور مسئلہ تناسخ
۱۰۔ گورنانک اور مسئلہ نیوگ
۱۱۔ گورومت اور مردہ دفن کرنیکی رسم
۱۲۔ سکھ مذہب اور پردہ
۱۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ پیشگوئیاں
۱۴۔ احمدیت ایک حقیقت ہے (کتاب سنسار دا دھارمک وِشواس میں احمدیت پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات
۱۵۔ گورنانک کا مذہب (اس میں سکھوں کی طرف سے ان اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں جو گورنانک صاحب کے اسلام پر آج تک کئے گئے ہیں)
۱۶۔ گوردوارہ پنجہ صاحب کی حقیقت۔

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کے مبارک عہد میں جماعت احمدیہ کی طرف سے گورمکھی زبان میں جس قدر اسلامی لٹریچر شائع کیا گیا ہے اس کی نظیر تمام اسلامی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی یہ بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک امتیازی نشان ہے۔

۵ر

نورکاجل اور سند قبول

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب "فضل شاپ" ربوہ فرماتے ہیں:۔
میرے بچے عزیزم چوہدری لطیف احمد خالد کی آنکھ میں پھلی (پھولا) تھی نورکاجل کے استعمال سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بالکل دور ہو گئی۔
نورکاجل آنکھوں کی خوبصورتی ہے اور بیماریوں کا علاج بھی۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار (ربوہ)

وِگروجن

جڑی بوٹیوں کا مفید ترین مرکب

آج کل ناکافی غذائیت کی وجہ سے جسمانی اور اعصابی کمزوری عام ہے
وِگروجن کے باقاعدہ استعمال سے ناکافی غذائیت کی وجہ سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے یہ مقوی دوا اس کمزوری کو دور کرتی ہے اور جسم میں مرض کے مقابلہ کے لئے قوت مدافعت پیدا کر دیتی ہے
وِگروجن میں ایسے موثر اجزا شامل ہیں جو پست شدہ نسوں کی کمزوری کو دور کرکے اعصاب اور جسم میں طاقت پیدا کرتے ہیں۔
وِگروجن جسمانی اور دماغی کمزوری کو دور کرتی ہے قوت حافظہ کو تیز کرتی ہے معدہ کو طاقت دیتی ہے بھوک بڑھاتی اور غذا کو جزو بدن بننے میں مدد دیتی ہے،
وِگروجن ملیریا۔ ٹائیفائڈ۔ انفلوئنزا اور دیگر امراض کے بعد کی نقاہت کیلئے ایک پرمنفعت مقوی دوا ہے۔ قیمت فی شیشی چار روپے پچاس نئے پیسے علاوہ خرچ ڈاک

منسوم کارڈیل:۔ مستورات کی جملہ امراض کا مکمل علاج قیمت پانچ روپے علاوہ خرچ ڈاک۔

شرائط ایجنسی خط لکھ کر طلب فرمائیں

المنار یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

پرنٹنگ بھی ایک آرٹ ہے

نصرت آرٹ پریس

گولبازار ربوہ میں ہر قسم کی عمدہ پرنٹنگ حسب منشاء ہوتی ہے۔ کراچی سے پشاور تک کے احباب اپنی ضرورت کی پرنٹنگ کے لئے ہمیں لکھیں۔ مینجر۔

ہمدردِ نسواں
حبوب اٹھرا
مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا
قیمت مکمل کورس
-/۱۹ روپے
دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
کے بہترین سنیٹ
شاہی، مشک، کشمیر، ہالوپوپن،
ہر جنرل مرچنٹ
سے طلب فرمائیں
المشتہر ایسٹرن پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ

آپ کی ہر قسم کی
طبی ضرورتوں
کے لئے سنہ ۱۹۱۱ء سے
حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
کے شاگرد خاص
کا دواخانہ خدمت کر رہا ہے
منیجر
دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ہر قسم کی کتب۔ نیز سٹیشنری،
احمد برادرز
گولبازار ربوہ
سے
بارعایت خرید فرمائیں

سہراب اور رستم سائیکل گورنمنٹ سے پاس ہو کر حکومت کے مختلف محکموں کو متواتر سپلائی کئے جا رہے ہیں موجودہ کم کردہ قیمتوں پر خرید کر انعامی سکیم میں حصہ لیجئے:-

	گورنمنٹ کی منظور شدہ قیمت	موجودہ قیمت
رستم :-	-/۱۹۵	-/۱۷۵ روپے
سہراب :-	-/۲۱۱	-/۱۹۵ "

حسب معمول فنکنگ چارجز ریلوے کرایہ اور محصول اضافی ہوں گے

پاکستان انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ، نیلاگنبد، لاہور

جوہر شباب

نہایت ہی قیمتی اور بہترین اجزاء پر مشتمل جنرل ٹانک ہے۔ بدن میں ایک نئی روح اور طاقت پیدا کر کے کافی خون پیدا کرتا ہے دل دماغ اعصاب گردہ مثانہ معدہ اور جگر کو خاص طور پر طاقت بخشتا ہے اور ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔

کم از کم سات یوم اور زیادہ سے زیادہ اکیس ۲۱ یوم کا استعمال کافی ہے۔

قیمت سات یوم چار روپے چودہ یوم سات روپے اکیس ۲۱ یوم دس روپے علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

ملنے کا پتہ

دواخانہ ہمدرد پاکستان (رجسٹرڈ) حافظ آباد۔
(ضلع گوجرانوالہ)

کلیم

کے فوری نقد معاوضہ کیلئے

ہم سے ملیں، نقل فیصلہ ساتھ لائیں

احمد علی سعادت علی گولبازار
ربوہ

لائل پور

میں دن رات دکان کھلی رکھنے، مریضوں کو آرام اور احتیاط کے ساتھ بذریعہ ایمبولنس کار مناسب کرایہ پر ایک جگہ سے دوسری جگہ یا لائل پور سے باہر کسی بھی مقام پر پہنچانے کا انتظام نیز رات کو ضرورت پڑنے پر تجربہ کار ڈاکٹر اور نرس کا مناسب انتظام ادویات مناسب قیمت پر فروخت کرنے کا فخر

صرف

شاہ میڈیکو ۳۳ کچہری بازار لائلپور کو حاصل ہے

رہائش گاہ ٹیلیفون نمبر ۲۵۱/۶

دوکان ٹیلیفون نمبر ۲۵۱

ملتان میں ریشم کی کپڑے کی مشہور دوکان

ملتان کلاتھ ہاؤس (رجسٹرڈ)

چوک بازار ملتان شہر

اگر آپ کو بہترین قسم کے ملبوسات خریدنے ہوں تو آپ اپنی دوکان پر تشریف لائیں یہاں آپ کو ریشمی، گرم اور سوتی کپڑوں کے علاوہ سلمہ ستارہ کے سوٹ، زری کمخواب اور اعلیٰ قسم کی ساڑھیاں، شالیں ہمہ قسم کی ہر وقت دستیاب ہو سکتی ہیں۔

میسرز ملتان کلاتھ ہاؤس رجسٹرڈ چوک بازار ملتان شہر

مالکان، چوہدری عبدالرحمن عبدالرحیم احمد

حب مقوی خاص
عام جسمانی طاقت کے لئے کامیاب دوائی ہے بڑھاپے میں ان کا استعمال بہت مفید ہے،
قیمت فی شیشی ۲۰ گولی ۴/- روپے

حب زد جام خاص
طاقت کی بے نظیر گولیاں ہیں۔ بہت طاقت پیدا کر دیتی ہیں اسی لئے بلا ضرورت ہرگز نہ منگائیں قیمت فی شیشی ۲۸ گولی ۱۲/- روپے

سرمہ سفید نورانی
آنکھوں کی ہر بیماری کا کامیاب علاج ہے
نظر کو تیز کرتا ہے اور عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ حتی کہ ابتدائی موتیا بند کے لئے کامیاب علاج ہے۔ آنکھوں میں رنگ نہیں دیتا اس لئے بلا تکلف دن رات لگا یا جا سکتا ہے قیمت فی شیشی ۶ ماشہ ۲/۸ شیشی ۳ ماشہ ۱/۴

جاگلے پلز
مقوی دل، مقوی دماغ اور مقوی اعصاب ہیں ذہنی کوفت اور پریشانی، تھکان اور تساہل کو دور کرتی ہیں طبیعت میں شگفتگی و بشاشت پیدا کر کے قوت کار کردگی کو بڑھاتی ہیں اور ہاضمہ کی خرابی کو دور کرتی اور غذا کو پوری طرح جزو بدن بنا دیتی ہیں قیمت فی شیشی ۵۰ گولی ۵/- روپے

دواخانہ دار الامان ربوہ | **لوکل سیل شفا میڈیکل ہال ربوہ**

کاروبار کو وسیع کرنے کا بہترین طریق!
مشاہدہ اور تجربہ دنیا کو جلد قائل کر لیتا ہے!
ایجنٹ صاحبان کی خاص توجہ کیلئے!

۱۔ آپ اپنے علاقہ کے ڈاکٹروں حکیموں اور عام ضرورت مندوں میں تھوڑی تھوڑی کیوریٹو (CURATIVE) نمونتاً مفت تقسیم کر کے دیکھیں کہ یہ حیرت انگیز دوا کس قدر جلد آپ کے علاقہ میں گاہک پیدا کرتی اور آپ کی شہرت کا باعث ہوتی ہے۔ ہم نے یہ دوا جس قدر مفت تقسیم کی ہے اسی قدر اس کے زیادہ خریدار پیدا ہوتے ہیں۔ ربوہ میں ہم اب بھی کیوریٹو (CURATIVE) نمونتاً مفت تقسیم کرتے ہیں کیونکہ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"۔ اس دوا کو ہر دواخانے اور ہر گھر میں پہنچانے کا یہی بہترین طریق ہے۔

۲۔ جانوروں کے خطرناک اور مہلک اپھارہ کا موسم شروع ہے آپ اپنے علاقہ میں "اکسیر پیٹھا" بے شک اس اعلان کے ساتھ تقسیم کریں کہ اگر اس دوا کے ایک پیکٹ سے پندرہ منٹ میں جانور کا اپھارہ غائب نہ ہو جائے تو قیمت واپس کر دی جائے گی اگر سو میں سے ایک آدھ کیس ایسا کبھی آئے تو آپ پیکٹ کی قیمت واپس کر کے ہم سے وصول کر لیں۔

۳۔ انسانوں اور حیوانات کے لئے کیوریٹو (CURATIVE) اور اکسیر پٹھا جیسی سستی دواؤں کی زود اثری اور افادیت کو دیکھ کر لوگوں کو یقیناً "بے بی ٹانک" "بہترین ٹانک" "جنرل ٹانک" "سپیشل ٹانک" "گولڈن ڈراپس" "منیلین" اور "لیکورین" جیسی نسبتاً قیمتی ادویات کی قدر و قیمت کا اچھی طرح اندازہ ہو جائیگا اس طرح آپ زیادہ سے زیادہ خدمت خلق بھی کر سکیں گے اور آپ کا کاروبار بھی جلد ترقی کریگا

ایک خاص امداد:۔ جن ایجنٹ صاحبان کے پاس کم از کم ہماری تین دواؤں کا سٹاک ہوگا (جن میں کیوریٹو کا ہونا ضروری ہے) وہ اگر ہمیں لکھیں تو ہم ان کے علاقہ کے احباب کی آگاہی کے لئے اپنے خرچ پر "الفضل" میں ان کی طرف سے اشتہار شائع کرا دیں گے۔ پانے اپنے علاقہ سے ادویات خریدنے میں خریداروں کو بھی ڈاک خرچ کی بچت ہوگی۔ نرخنامہ اور فہرست ادویات وغیرہ خط لکھ کر طلب کریں

منیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ

صنعتکاروں کیلئے نادر موقع
اپنی مصنوعات کی کراچی میں فروخت کے لئے ہم سے رجوع کریں ہمارے پاس تربیت یافتہ سیلزمینوں کا عملہ، گودام، ڈلیوری وین اور بنک کی تمام سہولتیں موجود ہیں۔ نیز ہر قسم کا کراچی سے مال خریدنے سے پیشتر ہم سے نرخنامہ طلب کر کے اپنے روپیہ اور وقت کی قدر کریں

انوار اللہ انصاری مالک فرم مرکز تجارت
نزد ویزنگ سینما لالہ زار کراچی ۱۹